جلد ۳۴ | ۴ ماہ امان ۱۳۲۵ ھ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۴ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۹ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ سائنس اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی لیبارٹریز کا معائنہ فرما کر بہت سے اصحاب سمیت کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی غرض و غایت کے پیش نظر بہت سی قیمتی ہدایات بھی فرمائیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور دوسرے بزرگان سلسلہ نے بھی شمولیت فرمائی۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت مفتی صاحب کے متعلق ۲ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ بفضلہ تعالےٰ طبیعت رو بصحت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور دوسرے معززین کی تقریریں

جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے انتخاب کے لئے کام کرنیوالوں کا اجتماع

قادیان ۳ مارچ ۱۹۴۶ء۔ آج جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے الیکشن میں کام کرنے والے علاقہ تحصیل بٹالہ کے اصحاب کا جن میں احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسلمان سکھ اور ہندو معززین بھی شامل تھے۔ ایک شاندار اور نمائندہ اجتماع ہوا۔ دوپہر کا کھانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دارالحمد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان نے اپنے معاونین کی امداد سے کھلایا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی از راہ شفقت شمولیت فرمائی۔

کھانے کے بعد ایک مختصر جلسہ ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دفتر الیکشن کی طرف سے مختصر رپورٹ سنائی۔ جس میں خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد اپنے ساتھ کام کرنے والوں خاص کر غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ شکریہ رسمی نہیں۔ بلکہ جن اصحاب نے اس موقعہ پر ہماری امداد کی ہے۔ وہ انشاء اللہ ہر جائز موقعہ پر ہمیں اپنا ہمدرد اور شکر گزار پائینگے آپ نے جناب چوہدری فتح محمد صاحب کو بھی مشورہ دیا۔ کہ وہ علاقہ کے حالات سے باخبر رہیں۔ اور پھر اسمبلی میں ان کے سچے اور حقیقی نمائندہ ثابت ہونے کی کوشش کریں

سردار دلیپ سنگھ صاحب کی تقریر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بعد سردار دلیپ سنگھ صاحب نے جو سردار فضل حق صاحب مرحوم کے برادر زادہ اور دھر مکوٹ بگہ کے رئیس ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے انتخاب کے سلسلہ میں مجھے بھی کچھ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں حضرت صاحب اور چوہدری صاحب کو اس موقعہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ چوہدری صاحب جس طرح اسمبلی کے انتخاب کیلئے ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اسی طرح اسمبلی میں اپنے علاقہ کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے میں بھی کامیاب ہونگے۔

جناب چوہدری دلاور علی خانصاحب کی تقریر

چوہدری دلاور علی خانصاحب ڈہیری نے تقریر کرتے ہوئے کہا مسلم علاقہ تحصیل بٹالہ کے جو مسلمان چوہدری فتح محمد صاحب کی ہمدردی کے لئے امداد کرتے رہے ہیں۔ میں انکی طرف سے حضرت خلیفہ صاحب اور چوہدری صاحب کو مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ ووٹ تو بہرحال ووٹروں نے کسی کو دینا ہی تھا۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ اس دفعہ انہوں نے ایسی جگہ ووٹ دیا ہے۔ کہ قیامت تک ووٹ دینے والوں کے نام قائم رکھے جائیں گے۔ انہوں نے ہے ایک ایسے شخص کو اپنا نمائندہ بنایا ہے۔ دنیا میں جو قوم ترقی کرتی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس کے لئے کوئی نہ کوئی وسیلہ ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ آپ کے قریب ہی ایک ایسی جماعت قائم ہوگئی ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ دنیا کے کناروں تک لوگوں کو فیض پہنچا رہی ہے۔ اور پہنچاتی رہیگی۔ اس جماعت پر ہمارا بھی حق ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ پہلے بعض لوگوں نے ہمارے کانوں میں روئی نہیں بلکہ لوہا ٹھونس رکھا تھا۔ اور ہم اس جماعت کی کوئی بات سنتے ہی نہ تھے۔ اب ہم کو پتہ لگا ہے۔ کہ ہمیں کام کی باتوں سے ناواقف رکھا گیا۔ میں تمام مسلمان بھائیوں کو مشورہ دونگا۔ کہ اٹھنے اور ترقی کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ فرقہ بندی کو چھوڑ کر اور مل جل کر کام کریں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ پہلے ووٹ لے لینے کے بعد آپ کو کسی نے کبھی خط بھی نہ لکھا تھا۔ مگر آج ایک بہت بڑی ہستی ہمارے ساتھ بیٹھکر کھانا کھا رہی ہے۔ آپ نے ہم پر یہ جو شفقت فرمائی ہے۔ اس سے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ آئندہ بھی ہمیں نہ بھولینگے۔

جناب مرزا فقیر اللہ بیگ صاحب کی تقریر

مرزا فقیر اللہ بیگ صاحب لنگروال نے بڑے جوش سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ تحصیل بٹالہ کے مسلمان زمینداروں نے مل جل کر وہ بوجھ اتار دیا۔ جو ہم پر پڑا ہوا تھا۔ اور اب ہم سبکدوش ہوگئے ہیں۔ پہلے الیکشن کے دوران میں ہم چودہری صاحب کی طرف سے اپنے زمیندار بھائیوں کو پیغام دیتے تھے۔ کہ اپنے جاٹ بھائی کو ووٹ دیں۔ اب زمینداروں کی طرف سے چودہری صاحب کو پیغام دیتے ہیں۔ کہ دوسری دفعہ انہیں اس بات کی ضرورت نہ پیش آئے۔ کہ وہ کسی کے پاس ووٹ لینے کے لئے جائیں۔ یا کسی سے جاکر کہیں۔ کہ مجھے ووٹ دو بلکہ وہ اس عمدگی اور خوبی کے ساتھ ہمارے حقوق کی حفاظت کریں۔ کہ ہم سب کے سب جوق درجوق خود ان کے پاس آئیں۔ اور انہیں اپنا نمائندہ بنا کر اسمبلی میں پہنچادیں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب چودہری فتح محمد صاحب نے اس موقع پر جو تقریر کی۔ اس میں اول تو خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے نہایت مشکل حالات میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ پھر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ فرمائی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے ارکان کی مساعی کا تہ دل سے شکر ادا کیا۔ اس کے بعد جناب چوہدری صاحب نے بتایا کہ ہندوستان میں کوئی ایک قوم آباد نہیں۔ بلکہ مختلف اقوام ہیں۔ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ اشارہ ہے۔ کہ ہم سب کو مل جل کر رہنا اور کام کرنا چاہئے۔ ہم لوگ جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جس بات کے متعلق خدا تعالےٰ کا منشا معلوم ہو جائے۔ اس پر عمل کریں۔ اس الیکشن میں نہ صرف جماعت احمدیہ کے احباب نے اور نہ صرف کثیر التعداد دوسرے مسلمانوں نے بلکہ بہت سے سکھ اور ہندو صاحبان نے بھی جو ہمارے ہمسائے اور ہم پیشہ زمیندار ہیں۔ بہت محبت اور محنت سے کام کیا ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج ہی مجھے ایک غیر احمدی دوست نے سنایا کہ انہوں نے تہجد پڑھ کر میرے واسطے کامیابی کے لئے دعا کی۔ تو انہیں خواب میں بتایا گیا۔ کہ ہم کامیاب ہوگئے ہیں۔ اور پھر بارش ہوئی ہے۔ چنانچہ کامیابی ہوئی اور اس کے بعد ایک دفعہ نہیں بلکہ اس وقت تک دو دفعہ بارش ہوچکی ہے۔ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور دوسرے دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ جس طرح میری کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ یہ بھی دعا کریں۔ کہ اب اللہ تعالےٰ مجھے اسمبلی میں اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیابی عطا کرے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تقریر

آخر میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی جس کا اسوقت اپنے الفاظ میں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ مفصل انشاء اللہ تعالےٰ پھر شائع کی جائیگی۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے جو اس معاملہ سے دلچسپی ہے۔ تو صرف اس لئے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ اور جب سے مختلف ملکوں کی سیاسیات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ مجھ پر یہ اثر پڑتا اور بڑھتا چلا گیا ہے۔ کہ غیر ممالک میں لوگوں کے نمائندے جس دیانتداری اور کوشش سے اپنے ووٹروں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کے نمائندے نہیں کرتے۔ میری یہ خواہش تھی۔ اس لئے نہیں کہ ایک احمدی اسمبلی میں چلا جائے۔ اور اسلئے بھی نہیں۔ کہ میرا کوئی عزیز اور رشتہ دار اسمبلی کا ممبر بن جائے۔ کیونکہ اول تو میرے معاملات ہی ایسے ہیں۔ کہ مجھے گورنمنٹ سے اس رنگ کا واسطہ پڑتا ہی نہیں دوسرے ہم کسی خدمت کے بدلے حکومت سے ایک تنکے کے بھی خواہاں نہیں ہیں۔ تو جب میں غیر ممالک کے حالات پڑھتا تو دل چاہتا تھا کہ کوئی ایسا آدمی اسمبلی میں جائے۔ جسے میں مناسب ہدایات دے کر پبلک کی خدمت کرا سکوں۔ دوسرے اصحاب بھی میری بات مان لیتے ہیں۔ مگر ان پر ایسا اثر نہیں ہوتا۔ کہ اگر کوئی غلط طریق اختیار کرے۔ تو اسے گرفت کی جا سکے پس مجھے چوہدری فتح محمد صاحب کی کامیابی پر خوشی ہے۔ مگر یہ خوشی ایسی ہی ہے۔ جیسی اس شخص کو ہوتی ہے۔ جس کے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہو۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ حمل گر جائے۔ یا بچہ پیدا ہو کر مر جائے۔ یا بہرا یا اندھا پیدا ہو۔ اسی طرح میں نہیں جانتا۔ کہ چودہری صاحب کس حد تک کام کر سکینگے۔ اصل خوشی اس وقت ہوگی۔ جب چودہری صاحب کام کر کے دکھائیں گے۔

اس کے بعد حضور نے چودہری صاحب کے فرائض پر کسی قدر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا چوہدری صاحب کو چاہئے کہ بحیثیت ممبر اسمبلی اپنے حلقہ کے لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور علاقہ کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ چودہری صاحب کو بیدار کرتے رہیں اس طرح انشاء اللہ دونوں بیداریاں مل کر علاقہ کے لئے مفید نتیجہ پیدا کر سکینگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق جلسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق ۶ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء کو مسجد اقصیٰ میں جلسہ منعقد ہوگا۔ اس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ جملہ اصحاب سے استدعا ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شریک ہو کر اس سے مستفید ہوں۔

پروگرام جلسہ

اجلاس اول ——— زیر صدارت مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری پرنسپل جامعہ احمدیہ

از ۳ بجے بعد دوپہر تا ۵½ بجے

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام صاحب کے اسباب
جناب گیانی واحد حسین صاحب	تقریر
جناب مولوی محمد یار صاحب عارف	ظہور پیشگوئی

اجلاس دوم ——— زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

از ۸ بجے شام تا ۱۰½ بجے

جناب حافظ محمد عمر صاحب	آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب
جناب مولوی ابوالعطا صاحب جالندہری	کیا پنڈت لیکھرام کا واقعہ کسی انسانی سازش کا نتیجہ ہے
جناب مولوی محمد سلیم صاحب	پیشگوئی کے نتائج۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ جنرل سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

لنڈن سے روانگی

لنڈن ۲۸۔ فروری۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ عبداللہ مصطفےٰ صاحب بیرسٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد اور مکرم جناب میر عبدالسلام صاحب آج یہاں سے ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

کھلی چٹھی

بنام جناب مہاشہ کرشن صاحب ایڈیٹر اخبار "پرتاپ"

جناب مہاشہ صاحب آپ نے روزنامہ "پرتاپ" مورخہ یکم مارچ میں ایک نوٹ "شہیدی میلہ" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ

"مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ یہ قتل (پنڈت لیکھرام جی کا قتل) ان کی پیشگوئی کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد خلیفہ قادیان اپنے مختلف بیانات کے ذریعہ مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو انہوں نے آریوں کو فیصلہ کن مناظرہ و مباہلہ کا چیلنج دیا ہے"

آپ نے ۱۶؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کے "فیصلہ کن مناظرہ و مباہلہ کے چیلنج" کے جواب کے بارے میں اپنے نوٹ میں لکھا ہے۔ کہ

"۴۔۵۔۶ مارچ کو شہیدی میلہ دھوم دھام سے قادیان میں منایا جائے گا ۴ مارچ کو دنگل و رسہ کشی ہوگی۔ ۵؍مارچ کا دن مرزا محمود کے چیلنج کے مطابق مناظرہ کے لئے رکھا گیا ہے۔ اور بذریعہ اشتہار یہ چیلنج کی منظوری کا اعلان کر دیا گیا ہے" (پرتاپ یکم مارچ)

جناب مہاشہ صاحب مجھے آپ کے طرز تحریر کے علاوہ آپ کی اخفاء حق کے لئے اس ناکام کوشش پر بھی رہ رہ کر افسوس آ رہا ہے۔ جو آپ نے اس شذرہ میں کی ہے ۱۶؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع شدہ تحریری مناظرہ کے چیلنج اور دعوت مباہلہ کا ۵؍مارچ ۱۹۴۶ء کو جواب کا یہ انوکھا طریق صرف آریہ سماج کا کوئی "منڈل" ہی اختیار کر سکتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ "بذریعہ اشتہار چیلنج کی منظوری کا اعلان کر دیا گیا ہے"۔ آپ کا یہ اعلان سراسر خلاف واقعہ ہے۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے پھر لکھتا ہوں کہ پنڈت لیکھرام جی کے مطابق پیشگوئی قتل ہو جانے پر جب آریوں نے شور مچایا کہ اس میں حضرت مرزا صاحب کی سازش ہے تو آپ نے بالآخر تحریر فرمایا۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنیوالے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے سارا قصہ فیصلہ ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے۔ جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبتناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے۔ تو اس طریق کو اختیار کرے۔" (رسالہ سراج منیر ص۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی آریہ اس طریق سے میدان فیصلہ میں نہ اترا۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کی بات ہے۔ کہ جب احمدیوں نے نئی دہلی کے آریوں کے سامنے یہ طریق پیش کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم اگر اب کسی مشہور پرانے لیڈر کو پیش کریں۔ اور وہ حلف بھی اٹھائے۔ تو کیا اسے منظور کیا جائے گا

اس پر خاکسار نے "سراج منیر" کا مندرجہ بالا اقتباس درج کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حسب ذیل عریضہ لکھا۔

"اب نئی دہلی سے ایک دوست کا خط آیا ہے کہ یہاں کچھ آریہ پہلے تو پنڈت لیکھرام صاحب والی پیشگوئی پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور پھر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مطالبہ کے مطابق کسی مشہور آریہ کو اس قسم کے لئے بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس کا جواب بذریعہ الفضل طلب کیا ہے۔

کہ آیا اب بھی اس قسم کے لئے آریہ میدان میں آ سکتے ہیں؟ حضور کو اللہ تعالیٰ نے حسن و احسان میں نظیر قرار دیا ہے۔ اس لئے میں تو سمجھتا ہوں کہ پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کے وقت کے کسی زندہ آریہ کو جو اپنی قوم میں نمائندہ ہو اگر یہ دعویٰ ہو تو اسے میدان میں اگر حضور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ کے سامنے قسم کھانے کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ مگر اس کا اعلان حضور کے استصواب کے بغیر مناسب نہیں سمجھتا اس لئے حضور ایدکم اللہ بنصرہ کی خدمت میں یہ عریضہ بغرض اجازت اعلان پیش ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کا جواب

اس عریضہ کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارقام فرمایا ہے کہ:-

"اب چونکہ زمانہ گذر گیا ہے۔ اس لئے ایسے اشخاص کو شہادت بھی تحریری پیش کرنی ہوگی۔ اس کے بعد وہ قسم کھا سکتے ہیں۔ اس مضمون کی کہ یہ شہادت قطعی اور یقینی ہے۔ اور اس کی وجہ بتانی ہوگی کہ وہ اس وقت تک کیوں خاموش رہے۔ اور یہ اشخاص قوم کے لیڈر ہوں۔ کیونکہ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ کہ ثبوت کی موجودگی میں آریہ لوگ خاموش رہے۔ خود یہ خاموشی ایسے مدعیوں کے متعلق جھوٹ کا ثبوت ہے۔ پس اب صرف کسی کا قسم کھانا کافی نہیں۔ شہادت تحریری پیش کریں اور وجہ بتائیں کہ اس سے پہلے وہ شہادت کیوں پیش نہیں ہوئی؟ اس کا جواب ہماری طرف سے ہوگا۔ یہ کتاب دونوں کے خرچ سے کم سے کم دس ہزار شائع ہو اور اس کے آخر میں ان کی قسم ہو یعنی گواہوں کی جو اس واقعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سازش اور علم کی طرف منسوب کرتے ہوں اور قوم آریہ کے چند چوٹی کے لیڈروں کی جو یہ قسم کھائیں گے۔ کہ یہ گواہ معتبر اور راستباز ہیں اور ان کے نزدیک سچ بول رہے ہیں۔ اور گواہ اور لیڈر جو کم سے کم پانچ کس ہوں۔ اپنی بیوی بچوں کے لئے عذاب کا مطالبہ کرتے ہوئے قسم کھائیں گے۔ کیونکہ وقوعہ کے اڑتالیس سال بعد آنے والا شاہد سوائے غیر معمولی حالات کے کسی صورت میں سچا نہیں کہلا سکتا"

اس جواب کو شائع کرتے ہوئے خاکسار نے لکھا کہ "حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کے اس نہایت واضح اعلان کی روشنی میں آریہ سماج کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اگر اسے پنڈت لیکھرام صاحب کے بارے میں پیشگوئی کی صداقت کے متعلق شبہ ہے۔ تو اپنی چوٹی کے لیڈروں کو میدان میں پیش کرے۔ تا اس پیشگوئی کے بارے میں پہلے تحریری مناظرہ ہو جائے۔ اور پھر آریہ سماج کے وہ معتبر اور راستباز گواہ جن کی راستبازی پر پانچ چوٹی کے لیڈر مؤکد بعذاب شہادت دینگے اپنی تحریری قطعی و یقینی شہادت پیش کریں۔ اور اڑتالیس سال تک اس شہادت کو پیش نہ کرنے کی وجہ بتائیں۔ جس کا ہماری طرف سے بھی تحریری جواب دیا جائے گا۔ اور پھر وہ گواہ رسالہ سراج منیر کے مندرجہ بالا الفاظ میں قسم کھلینگے۔ اور ایک سال کی میعاد ان کے مورد عذاب ہونے کے لئے مقرر ہوگی۔ یہ ساری کارروائی ایک رسالہ کی صورت میں فریقین کے مشترکہ خرچ پر دس ہزار شائع کی جائیگی۔ کیا آریہ سماج اس علمی اور روحانی مقابلہ کے میدان میں اتریگا۔ اور کیا اس کے لیڈر یہ ثابت کرینگے۔ کہ وہ واقعی دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پنڈت لیکھرام جی کے قتل کی سازش میں شریک سمجھتے ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ آریہ سماجی لیڈر اب بھی مقابلہ سے گریز کرینگے۔"

جناب مہاشہ صاحب! آپ خدارا بتائیں کہ آیا اس واضح اور معقول طریق فیصلہ کے لئے دعوت کا یہ جواب ہے۔ کہ کسی نام نہاد منڈل کی طرف سے ایک عدد غلط سلط اشتہار شائع کر کے لکھ دیا جائے کہ "۵؍مارچ کا دن مرزا محمود کے چیلنج کے مطابق مناظرہ کے لئے رکھا گیا ہے"؟ چاہیئے تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے چوٹی کے لیڈروں کو میدان میں لاتی۔ اور خدا ترسی سے کام لیتے ہوئے اس اہم بات کا فیصلہ کرتی۔ زبانی مقامی مناظرات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اگر آریہ سماج قادیان نے حوصلہ کیا۔ تو آیندہ بھی دوبارہ پنڈت لیکھرام جی کے متعلق ان سے لوکل جماعت احمدیہ زبانی مناظرہ بھی کر لیگی۔ مگر جناب مہاشہ صاحب یہ پھر مقامی اور ہنگامی بات ہوگی۔ آپ میدان میں آئیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا کھلے اعلان کے مطابق دعوت مباہلہ اور تحریری فیصلہ کن مناظرہ کے لئے آگے بڑھیں کیا آریہ سماج میں اس روحانی مقابلہ کی دعوت کو قبول کرنے

قبر مسیح علیہ السلام اور یورپین مورخین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء (تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۱۸، ۱۹) ایک اشتہار "جناب بشپ صاحب کے لیکچر زندہ رسول پر کچھ ضروری بیان" شائع فرما کر لکھا۔

"اس واقعہ پر پہلا گواہ تو یہی مثال ہے کہ مسیح کے منہ سے نکلی۔ کیونکہ اگر مسیح قبر میں مردہ ہونے کی حالت میں داخل کیا گیا تھا۔ تو اس صورت میں یونس سے اس کو کچھ مشابہت نہ تھی۔ پھر دوسرا گواہ مرہم عیسےٰ ہے۔ ۔ ۔ ۔ چونکہ مرہم عیسےٰ کا ثبوت ایک علمی پیرایہ میں ہم کو ملا ہے۔ جس پر تمام قوموں کے کتب خانے گواہ ہیں۔ اس لئے یہ ثبوت بڑے قدر کے لائق ہے۔ تیسرا تاریخی گواہ حضرت مسیح کے آسمان پر نہ جانے کا یوز آسف کا قصہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے۔ دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ اپنے تئیں شہزادہ کہتا ہے۔ چوتھا یہ قرینہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ ۔ ۔ ۔ چوتھا تاریخی گواہ حضرت مسیح کی وفات پر وہ قبر ہے۔ جو اب تک محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔"

حضرت مسیح علیہ السلام نے جہاں وفات مسیح علیہ السلام کے ثبوت کے لئے قرآن کریم سے تیس آیات بینات پیش فرمائیں (ازالہ اوہام) وہاں حضور پرنور نے کتاب مقدس سے بھی بہت سے بین حوالے لکھے۔ کہ حضرت عیسےٰ صلیبی موت لعنتی موت سے بچائے گئے تھے۔ مثلاً یونس نبی والا معجزہ (متی $\frac{12}{39}$، ۴۰) حضرت مسیح کی صلیب دیئے جانے کے دن رو رو کر دعا کرنا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اور یہ کہ اے خدا اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جاوے۔

اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔ (عبرانیوں $\frac{5}{7}$) چنانچہ ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا (یوحنا $\frac{19}{34}$) پھر اس کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں

دو چور جو اس کے ساتھ پھانسی دیئے گئے وہ صلیب پر مرے نہیں تھے۔ بلکہ زندہ اتار لئے گئے اور مسیح بھی زندہ اتار لیا گیا تھا۔ ان حوالوں سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرے۔ بلکہ گلیل تک جانا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ کسی اور ملک کو چلے گئے۔

آج ہم مغربی لوگوں اور مستند تاریخ دانوں کے حوالوں سے ثابت کرینگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قبر مسیح کشمیر میں ثابت کی ہے۔ وہ بالکل درست اور سچی بات ہے۔ وباللہ التوفیق۔

(۱)

Strauss Life of Jesus Page 756. پر لکھتا ہے۔

"یہ سچی بات ہے۔ کہ مسیح فی الحقیقت مرا نہیں تھا۔ تھوڑا عرصہ جبکہ وہ صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ اور بھی ساتھ تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مرے نہیں۔ اور بھالے سے چھیدنے سے جو خون نکلا اُن کی موت کو مشتبہ کر دیتا ہے"

(۲)

F. W. Farrar V. 2. P. 423 میں لکھا ہے۔

"عجیب بات ہے کہ مصلوب کئی گھنٹے زندہ رہتے تھے۔ نہیں بلکہ دو دو دن تک کراہتے رہتے۔ بعض بے ہوش ہو جاتے تھے۔ تو بھالے کے چوڑے سرے سے ان کی ایک طرف خون نکال کر دیکھ لیتے تھے۔"

(۳)

Renan "The Life of Jesus P. 390. A. میں لکھا ہے۔

"یہ یقینی بات ہے کہ مسیح کی موت کے متعلق شبہات پیدا ہوئے۔ چند گھنٹے صلیب پر رہنے کے بعد اُن کو معلوم ہوا۔ کہ صلیب درست نہیں دی گئی۔ اور نا کافی ہے جس سے موت واقعہ ہو۔ انہوں نے بہت سی مثالیں بیان کیں۔ کہ کئی لوگ اس طرح اتفاقیہ پھانسی دیئے گئے لیکن وہ زندہ بچ رہے

اچھے علاج سے Origin & Mark نے ضروری خیال کیا۔ کہ ایسی جلدی موت کو معجزہ بیان کیا جائے۔ Pilate حیران ہوا تھا۔ کہ مسیح اتنی جلدی مر گیا ہے"۔ پھر اس کی بیوی نے خواب دیکھا۔ مسیح کی وجہ سے اس کو بہت تکلیف پہنچی اور اس نے اپنے خاوند کو لکھا کہ اس نیک آدمی کو بچاؤ۔

مسیح کے کئی ایک حواری تھے جیسے جوزف آرمیتیا جس نے مسیح کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا جسم پہرہ داروں سے مانگا تا کہ اس کی زندگی بچ جائے۔ اس کو دے دیا۔ نکوڈیمس بھی اس کا شاگرد تھا۔ وہ بھی آیا اور اس نے اس کے جسم کو ایک محفوظ جگہ پر چھپا دیا تیسرے دن وہ پتھر ہٹایا گیا۔ لیکن سخت حیران ہوئے کہ مسیح وہاں سے جا چکا تھا۔ مسیح اپنے حواریوں کو جاتے ہوئے ملا۔ اور آسمان پر ہرگز نہیں چڑھا۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔"

(۴)

Story behind the Gospel Bernard M. Allen page 107-108.

مسیح خود فرماتے ہیں "آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوائے اس کے جو آسمان سے اترا۔" (یوحنا $\frac{3}{13}$) سینٹ پال جس کی تحریرات اول ترین ہیں وہ آسمان پر جانے کی صاف نفی کرتا ہے۔ Flesh and blood cannot inherit the Kingdom of God 1 Cor $\frac{15}{50}$

اس کی ماں نے اس کو دیکھا اور مالی سمجھا۔ "اے عورت تو کیوں روتی ہے کس کو ڈھونڈتی ہے۔ اس نے باغبان سمجھا" (یوحنا $\frac{20}{15}$)

نیز اس کے شاگردوں نے بھی اس کو اسی جسم کے ساتھ دیکھا۔ دیکھو لوقا $\frac{24}{39 \mid 43}$

"میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو۔ کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اس نے انہیں ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے اُن کو یقین نہ آیا۔ اور تعجب کرتے تھے۔ تو اس نے اُن سے کہا۔ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے اسے بھونی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اس نے لیکر اُن کے روبرو کھایا۔"

اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ مسیح قبر سے زندہ نکل آیا تھا۔

اس کے بعد دشمنوں سے جان بچانے کے لئے حضرت مسیح نے کیا کیا۔ اور وہ کہاں گیا۔ وہ تو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف ہی بھیجا گیا تھا۔ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ دو قبیلے تو وہاں ہی تھے جہاں وہ صلیب دیئے گئے۔ اس لئے اب مسیح کو باقی دس قبیلوں کی طرف پیغام حق پہنچانے کے لئے جانا تھا۔ یا تو ماننا پڑے گا۔ کہ مسیح نے خدائی پیغام نہیں پہنچایا یا باقی دس قبیلوں کی تلاش ضروری کرنی ہوگی۔ تاریخی ثبوتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشمیر، ہند افغانستان کے علاقہ جات میں وہ دس قبیلے آباد تھے۔ دیکھو Berniers Travel P. 430 لکھا ہے۔

"پیر پنجال کے پہاڑوں سے گزرنے کے بعد سرحدی علاقہ کے لوگ مجھے مثل الیہود معلوم ہوئے۔ ان کے چہرے۔ اخلاق عادات سے پرانے لوگ معلوم ہوتے تھے۔

Jesuit fathers اور یورپین سیاحوں نے میرے کشمیر جانے سے پیشتر ہی اُن نشانات کی تصدیق کی ہوئی ہے۔ اُن کے نام کے ساتھ Jew ضرور آتا ہے۔ رحیم جو۔ جل جیو۔ وغیرہ۔ زمانہ حال کے سیاحوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ اور اکثر مستشرقین سیاحوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ یہ بنی اسرائیل کے دس قبیلے ہیں۔ اور یہی افغانوں کی اپنی رائے ہے۔ History of Afghans by J. E Ferrier P. 1.

یہ مورخ یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ افغان شاہ اسرائیل کے بادشاہ Saul کی اولاد اور دس گمشدہ قبیلے ہیں۔ سر ولیم جون کا بھی یہی خیال ہے۔ History of Afghanistan from the Earliest Period to the outbreak of the war of 1878 by colonel G. B. Malleson C. S. I. P. 39

طبقات ناصری میں یہ بھی مفصل لکھا ہے کہ اس ملک کو چنگیز خان نے فتح کیا تھا۔ اس وقت ان لوگوں کو بنی اسرائیل کہتے تھے۔ اور وہ دوسرے ملکوں سے خوب تجارت کرتے تھے۔ The Races of Afghanistan P. 15

اب تحقیقات قبر مسیح کے متعلق ملاحظہ فرمائیے۔

تاریخ عظامی دو سو سال پہلے کی لکھی ہوئی تاریخ ہے۔ اس میں اس قبر کے متعلق لکھا ہے۔

"یہ قبر عموماً ایک نبی کی سمجھی جاتی ہے۔ وہ ایک شاہزادہ تھا۔ اور غیر ملک سے آیا تھا۔ وہ ایک مکمل بزرگ انسان تھا۔ اس کو خدا نے نبی بنایا۔ اور وہ کشمیریوں میں تبلیغ کے لئے آیا تھا۔ اس کا نام یوز آسف تھا۔ یوز یسوع آسف اکٹھا کرنے والا عبرانی لفظ ہیں۔

اکمال الدین نام کی کئی ہزار پہلے کی تاریخ میں لکھا ہے۔

تب اس نے درخت کو اس تبلیغ سے مشابہت دی۔ جو اس نے لوگوں کو پہنچائی اور اس نے چشمہ آب کو پسند کیا۔ اور عقل اور علم سے مشابہت دی۔ اور پرندوں کو آدمیوں سے تشبیہ دی جو اس کے اردگرد اکٹھے ہوئے اور اس کے دین کو قبول کیا

حال میں ہی ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ Mystical Life of Jesus by H. Spencer Lewis. اس کے صفحہ ۲۶۵ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ لکھا ہے۔

جلد ہی آندھی آگئی اور چند ایک گھنٹے مسیح کا جسم نہ اتارا گیا۔ لیکن اس عرصہ میں اس کو خوراک دی گئی۔ اور اس کے جسم کے نیچے سہارا دیا گیا۔ تاکہ زخم زیادہ نہ بڑھ جاویں۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ بے ہوشی کا عالم طاری تھا۔ جب آندھی رکی۔ روشنی لائی گئی۔ اور جسم کا معائنہ کیا گیا۔ کہ وہ مرے نہیں۔ زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کو صلیب سے جلدی اتارا گیا۔ قبر یوسف آسف آرمیتیا کے اندر لے گئے جو اس کے خاندان نے تیار کیا ہوا تھا۔ اور ڈاکٹروں نے جو کہ پہلے تیار تھے۔ زخموں کو مرہم لگائی۔ آگے صفحہ ۲۶۹ پر لکھا ہے۔ سورج چڑھنے سے پہلے یوسف آرمیتیا۔ اور دوسرے ساتھی قبر کے نزدیک گئے۔ جبکہ بارش ہو رہی تھی اور انہوں نے اندر جاکر دروازہ بند کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مسیح کو دروازہ کھول کر دیکھا۔ کہ آرام کر رہا ہے۔ اور بالکل ہوش ہے۔ ایک گھنٹہ بعد اندھیری رکی تو انہوں نے اس کو قبر سے باہر نکالا۔ اسی طرح جون فول تصدیق کرتا ہے۔

The Heavenly High snow peaks of Kashmir published in Asia Magazine Oct. 1930.

لمبے لمبے کندھوں والے کشمیری کسان عجیب نظر آتے ہیں وہ بہت نرم مزاج ہیں۔ بالکل یہودی نظر آتے ہیں۔ اپنے لباس سے ہی نہیں۔ بلکہ ان کے چہرے خط وخال ہو بہو یہود جیسے ہیں۔ کشمیریوں میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ بلکہ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کئی سال سرگردان پھرتا رہا اور کشمیر۔ لداخ اور تبت آیا۔ اور سری نگر کشمیر میں دفن کیا گیا۔ کشمیریوں میں کہانی ہے۔ کہ ایک نبی آیا یسوع کی طرح جو کہ یہاں تبلیغ کرتا رہا۔ آج تک جھوٹی کہانیوں کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ آجکل کئی ایک سیاحوں نے بھی ایسا ہی دریافت کیا ہے۔"

ان سب حوالوں سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل درست فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں ہے۔ اب کفارہ اور تثلیث اور الوہیت مسیح کے مسائل بالکل ختم ہو گئے۔ کیونکہ ما المسیح ابن مریم الا رسول وہ ایک رسول تھے اور نبیوں کی طرح وہ بھی فوت ہوئے۔

احقر العباد محمد ابراہیم احمدی مشنری از لنڈن

جنم ساکھی بھائی بالا کا انکار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کے بارے میں جنم ساکھی بھائی بالا کو دوسری جنم ساکھیوں کے مقابلہ میں زیادہ مقدم فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے سے تقریباً ۶۴ برس پیشتر گورو انگد صاحب کے حضور بھائی بالا جی نے لکھوائی۔ اور موکھا پیڑا سکنہ سلطان پور نے لکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس کتاب یعنی جنم ساکھی بالا کی بہت قدر تھی۔ گوردواروں اور ڈیروں میں اس کی کتھا (درس) ہوتی تھی۔ کسی کو جرأت نہ تھی۔ کہ اس کے خلاف ایک لفظ مونہہ سے نکالے۔ حضرت اقدس نے بہت سے حوالجات اپنی تائید میں اس کتاب سے درج فرمائے۔ آپ کے پیشکردہ حوالجات و دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے متعصب سکھ اصحاب نے اسی میں خیر سمجھی۔ کہ اس کتاب کا ہی انکار کردیا جائے۔

سردار کرم سنگھ کا اعلان

چنانچہ سردار کرم سنگھ صاحب ہسٹورین نے اس جنم ساکھی کو فرضی اور جعلی ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ایک کتاب جس کا نام "کتک کے بیساکھ" ہے تصنیف کی۔ اس کتاب میں یہی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ بھائی بالا کوئی نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ایک فرضی نام ہے۔ اور یہ جنم ساکھی جعلی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں

"دنا ظرین میں بھائی گورمکھ سنگھ صاحب مرحوم کے ساتھ یک زبان ہو کر دھائی دیتا ہوں۔ کہ یہ جنم ساکھی شروع سے کر آخر تک فریب کا جال ہے جھوٹی ہے۔ بناوٹی ہے۔ توہین سے بھری پڑی ہے۔ سننے کے لائق نہیں۔ دیکھنے کے کام کی نہیں ماننے کے لائق نہیں۔ اس کو باندھ کر ایسی جگہ پہنچانا چاہیئے۔ جہاں سے اس کا نام ونشان نہ ملے۔" (کتک کے بیساکھ صفحہ ۲۴۸)

سردار کرم سنگھ صاحب کی اس کتاب کے دیباچہ میں بھائی ہیرا سنگھ صاحب نے کئی سکھ اور ہندو ودوانوں مثلاً بھائی کاہن سنگھ صاحب آف نابھہ۔ بھائی ویر سنگھ صاحب۔ پروفیسر جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ مسٹر این۔ ایس۔ سندھو۔ ایم۔ اے۔ لالہ دھنی رام صاحب۔ سردار گنڈا سنگھ صاحب۔ پروفیسر شیر سنگھ صاحب ایم۔ اے گیانی اور پروفیسر گورمکھ نہال سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ سنت جوالا سنگھ صاحب پٹیالہ۔ باوا بدھ سنگھ صاحب۔ لالہ رام چند صاحب منجندہ۔ سردار صورت سنگھ صاحب وغیرہ کی تصدیقی آراء درج ہیں۔ جن میں سردار کرم سنگھ صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی فتح عظیم

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح عظیم تھی۔ کہ حضور کے زبردست دلائل سے عاجز آکر اتنی مستند کتاب کا انکار کردیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جنم ساکھی بالا میں بہت سی غلط اور خلاف واقعہ باتیں بعد میں ملادی گئی تھیں۔ جن میں سے بہت سی غلطیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگاہ بھی فرمایا۔ لیکن سکھ اصحاب کا ساری کی ساری کتاب کو بناوٹی بتانا اور بالا جی کی ہستی سے ہی انکار کردینا حضرت اقدس کے پیش فرمودہ دلائل کے زیر اثر تھا۔ ورنہ حضور سے پہلے کسی سکھ عالم نے جنم ساکھی کا انکار کیوں نہ کیا۔ حالانکہ سکھوں کی تمام تاریخوں کا ماخذ یہی جنم ساکھی بالا ہے۔ اور آج تک سکھ اصحاب اسی ساکھی کے حوالجات اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں۔ شرومنی گوردوارہ کمیٹی اور خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی شائع کردہ کتابوں میں بھی اس ساکھی کے حوالجات پائے جاتے ہیں۔ پس اگر یہ جنم ساکھی بقول سردار کرم سنگھ صاحب جعلی ہے۔ تو باقی تاریخ جس کی ماخذ یہی جنم ساکھی ہے۔ کس طرح درست ہوسکتی ہے۔

سکھوں کی تاریخ میں سب سے پرانی کتاب

دراصل یہ جنم ساکھی ہی سکھوں کی تاریخ میں سب سے پرانی کتاب ہے۔

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سات سالہ پروگرام اور اس پر عمل کرنیکا طریق

گذشتہ سالانہ اجتماع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کو کتابی صورت میں معہ سکیم کے شائع کیا جارہا ہے۔ جس کا حجم ۴۸ صفحات ہوگا۔ یہ تقریر اس لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ کہ اس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام کے سامنے آئندہ سات سال کے لئے لائحہ عمل رکھا ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ اس تقریر کو ہر خادم تک پہنچایا جائے۔ اور مجالس اس کتاب کو خرید کر اور ہر خادم تک پہنچائیں۔ اور انہیں تاکید کریں۔ کہ وہ اسے سنبھال کر رکھیں۔ اور بار بار پڑھیں۔ یہ طریق خدام میں بیداری کا عمدہ ذریعہ ثابت ہوگا۔ یہ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے بیس روپے سینکڑہ کے حساب سے مل سکیگی۔ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مقامی خدام کی تعداد کے مطابق اس کتاب کو منگوائیں۔ اپنے آرڈر زبعہ پیشگی قیمت کے دفتر مرکزیہ میں جلد از جلد ارسال کردیں۔ عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بھائی امر سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار "شیر پنجاب" لاہور لکھتے ہیں:-

"بھائی بالا کی جنم ساکھی سکھ اتہاس کی سب سے پرانی اور پہلی کتاب ہے۔" (۱۹ نومبر ۱۹۲۵ء)

جنم ساکھی بھائی بالا کی قدر و قیمت

جب گیانی گیان سنگھ صاحب سے سردار کرم سنگھ صاحب کی کتاب "کتک کے بیساکھ" (جو جنم ساکھی بالا کے خلاف لکھی گئی) کے متعلق رائے طلب کی گئی۔ تو آپ نے لکھا:-

میری رائے تمام پنتھ کے ساتھ ہی ہے۔ آپکی کوشش قابل قدر ہے۔ لیکن سکھ مذہب کے مستند اور پرانے رائج لیکھ کا مکمل طور پر کھنڈن (تردید) کرنے سے پنتھ میں شور مچ جانے کا ڈر ہے۔ اور فائدہ اتنا بڑا نہیں۔ ...... اگر پنتھ جنم ساکھی کی تردید میں فائدہ سمجھتا ہے۔ تو جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ سب درست ہے۔ اور مجھ کو بھی منظور ہے۔"

(کتک کے بیساکھ صفحہ ۱)

گیانی گیان سنگھ صاحب کے علاوہ جناب ہیرا سنگھ صاحب درد ایڈیٹر رسالہ پھلواڑی لکھتے ہیں:-

"ان دنوں لوگوں کی بھائی بالا کی جنم ساکھی پر بہت شردھا تھی۔ اور گوردواروں میں اسکی کتھا ہوتی تھی۔ سردار کرم سنگھ صاحب کا اس جنم ساکھی کو بناوٹی ظاہر کرنا بڑی دلیری کا کام تھا۔" (دیباچہ کتک کے بیساکھ)

سردار کرم سنگھ صاحب کا ایسی مستند جنم ساکھی کو غلط اور جعلی قرار دینا فی الواقع بڑی دلیری اور جرأت کا کام تھا۔ لیکن وہ کیا کرتے انکو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوی نے کہ حضرت بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ اور اس کا زیادہ تر دارو مدار اسی جنم ساکھی پر تھا۔ مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ جنم ساکھی کا انکار کر دیں۔

دلائل کی بنیاد

جنم ساکھی بالا کے جعلی ہونے کے متعلق جو دلائل سردار صاحب نے دیئے ہیں۔ ان کی بنیاد یہ ہے۔ کہ بھائی گورداس نے اپنی کتاب میں بھائی بالا کا ذکر نہیں کیا۔ اور جنم ساکھی منی سنگھ میں بھی صرف ایک دفعہ بالا کا نام آیا ہے۔ (کتک کے بیساکھ صفحہ ۲۵۱) حالانکہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتی۔ اگر بھائی گورداس نے بھائی بالا کا ذکر نہیں کیا۔ تو بقول گیانی گیان سنگھ صاحب بھائی گورداس نے بھائی بھگتو۔ بہلو۔ بھونڈر۔ دیالا وغیرہ کے نام بھی تو نہیں لئے۔ (کتک کے بیساکھ صفحہ ۹) لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر سردار صاحب ذرا تدبر سے کام لیتے۔ تو ان کو بھائی بالا کا نام مل جاتا۔ چنانچہ بھائی گورداس کی وار ۱۱ پوڑی ۱۳ میں لکھا ہے:-

"تارو پوپٹ تاریا گورمکھ بال سبھائے اداسی"

گیانی ہزارہ سنگھ صاحب نے حاشیہ پر یہ نوٹ دیا ہے۔ کہ کئی عالم عقلمند اس جگہ بال کا ترجمہ بھائی بالا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گیانی گیان سنگھ صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ بال سے مراد بھائی بالا جی مراد ہیں۔ (کتک کے بیساکھ صفحہ ۹)

جنم ساکھی منی سنگھ میں بالا کا نام

پھر سردار صاحب کا یہ کہنا کہ جنم ساکھی منی سنگھ میں صرف ایک جگہ بالا کا نام آیا ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔ جنم ساکھی منی سنگھ میں بیسیوں دفعہ بالا کا نام لکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحات ۳۰۳ و ۳۲۱ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۲۶۶ و ۲۸۱ و ۲۹۵ و ۳۰۵ و ۳۵۱ و ۲۶۵ و ۲۹۹ میں تو دو دو دفعہ بالا کا نام آیا ہے۔ اور صفحہ ۳۰۶ میں تین دفعہ اور صفحہ ۲۶۷ میں چھ دفعہ بالا جی کا نام آیا ہے۔ اور جا بجا حضرت بابا صاحب کے ساتھ جہاں بھائی مردانہ کی تصویر ہے۔ وہاں بھائی بالا جی کی بھی تصویر موجود ہے۔ اور گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب نے تو بالا جی کا پورا پتہ بھی بتایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"بالا قوم جاٹ سندھو۔ باپ کا نام تیج بھان والدہ کا نام انوکھی جی تھا۔ آپ کی پیدائش تلونڈی والے بوئے میں ہوئی۔ اور وفات سمت ۱۶۰۷ بکرمی میں کھڈور صاحب میں ہوئی۔"

(سری گوردوارے درشن صفحہ ۱۶۵)

پس سکھ اصحاب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل کو چھپانے کے لئے جنم ساکھی بالا کا انکار کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔

(گیانی واحد حسین مبلغ)

کلرکوں کی ضرورت

نظارت دعوت و تبلیغ میں دو کلرکوں کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس نوجوان مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست بھیجدیں۔ گریڈ ۲۰-۲-۵۰ جنگ الاؤنس ۶½ روپے علاوہ ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندو دھرم اور عیسائیت میں جنگ کی تعلیم

خدا تعالے نے آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ رات دن خدا تعالے کا پیغام پہنچانے میں مصروف رہے۔ اور یہاں تک کوشش کی کہ خود اللہ تعالے نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شاید آپ انکے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اپنے نفس کو ہلاک کر دیں گے۔ مگر منکرین اپنے قدیم دستور کے موافق آپ کے جانی دشمن رہے۔ آپ کے محبوب وطن سے ہاں اس شہر سے جہاں اللہ کا گھر تھا۔ آپ کو نکال دیا۔ پھر مدینے پہنچے پر وہاں بھی آرام کا سانس نہ لینے دیا۔ آئے دن حملے کرتے اور مسلمانوں کے مال و متاع لوٹ کرے جاتے۔ تبلیغ کے تمام راستوں کو بند کرنے کی کوشش کرتے۔ کئی مسلمان مردوں اور عورتوں کو بے دردی سے قتل کر دیا۔ تب اللہ تعالے کے اذن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے سرو سامانی کی حالت میں مقابلہ شروع کیا۔ اور دشمنوں سے ببانگ دہل کہہ دیا۔ کہ تم نے تلوار سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔ اب اللہ تعالے نے اجازت دے دی ہے۔ اب تم سے اسی طرح مقابلہ کیا جائے گا۔ اور تم کو شکست نصیب ہوگی۔ چنانچہ آپ نے مٹھی بھر جماعت کے ساتھ کثیر التعداد مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا۔ اور چند سالوں میں سارے عرب کو مطیع کر لیا۔ اور سارا ملک لا الہ الا اللہ کے نعروں سے گونج اٹھا۔

مخالفین کا اعتراض

اسلام کی ان جنگوں پر غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور جنگوں کے ذریعہ مخالفین پر فتح حاصل کر کے جبراً انہیں مسلمان بنایا گیا۔ یہ اعتراض بڑے زور سے عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی کتب پر تدبر کرتے اور تعصب کی عینک اپنی آنکھوں سے اتار کر قرآن مجید کی تعلیم پر غور کرتے۔ اور قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھتے۔ تو انہیں پتہ لگ جاتا۔ کہ ان کا یہ اعتراض نہایت بودا اعتراض ہے۔

جنگ کے متعلق ویدک دھرم کی تعلیم

دعا کے رنگ میں سکھایا گیا ہے۔ کہ

(۱) اے اندر ہم کو بہادرانہ سلطنت عطا کر۔ آزمودہ کاری اور اس روز افزوں قوت کے ساتھ جو مال غنیمت حاصل کرتی ہے۔ تیری مدد سے ہم جنگ میں اپنے دشمنوں کو مغلوب کریں۔ چاہے وہ اپنے ہوں یا پرائے۔ ہم ہر دشمن پر فتحمند ہوں۔ اے بہادر! ہم تیری مدد سے دونوں قسم کے دشمنوں کو قتل کر کے خوش حال ہوں۔ بڑی دولت کے ساتھ۔ (رگوید منڈل ۶ سوکت ۱۹ منتر ۸ تا ۱۳)

(۲) اے صداقت سے مضبوط ہو کر لڑنے والے تو لڑائی لڑ اور ہم کو اس دولت سے حصہ دلوا۔ جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ (رگوید ۱۰-۱۲-۱۰)

(۳) "مجھکو اپنے ہمسروں میں سانڈ بنا۔ مجھ کو اپنے حریفوں کا فتح کرنے والا بنا۔ مجھ کو اپنے دشمنوں کا قتل کرنے والا با اختیار حکمران مویشیوں کا مالک بنا۔" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۶۵ منتر ۱)

(۴) ہم اندر کی مدد سے دشمن کے تمام جمع کئے ہوئے خزانہ کو بانٹ لیں۔" (سام وید منڈل ۷ سوکت ۹۰ منتر ۲)

(۵) "دشمن کو چاروں طرف محاصرہ کر کے روک رکھے اور اس ملک کو تکالیف پہنچا کر چارہ خوراک پانی اور ہیزم کو تلف و خراب کر دیوے۔ دشمن کا تالاب شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت ان کو خوف دیوے اور فتح پانے کی تجاویز کرے۔ (ستیارتھ پرکاش ع ۶ سمولاس صفحہ ۲۱۱)

(۶) منو شاستر میں لکھا ہے۔

(۱) روئے زمین کے جو حکمران ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خواہش سے اپنی تمام قوت کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اور کبھی منہ نہیں موڑتے۔ وہ مرنے کے بعد سیدھے بہشت کی طرف جاتے ہیں۔ (۷ : ۸۹)

(۲) دھرم کے مطابق عمل کرنے والے راجہ کا خاص فرض ہے۔ کہ وہ ممالک فتح کرے۔ اور جنگ سے کبھی نہ ٹلے" (۱۰: ۱۱۹)

مندرجہ بالا چند حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو دھرم میں جنگ کو بہت بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ جنگی آدمی سیدھا سرگ کو جاتا ہے۔

مفتوح اقوام سے سلوک

اب ذیل میں ہندو اقوام کا مفتوح اقوام سے سلوک کے متعلق کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ آریہ اقوام نے اصل باشندوں کو نکال دیا اور جو پکڑے گئے۔ ان کا نام شودر رکھا۔ اور ہر قسم کا ظلم ان پر روا رکھا۔ چنانچہ اس کے متعلق مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:- (۱) مغربی علماء نے اپنی تحقیقات کر یہ کھوج کی ہے۔ کہ آج کل جو اقوام اچھوت کہلاتی ہیں وہ کسی زمانہ میں اس ملک میں آباد تھیں۔

اور یہی اقوام اس ملک کی مالک تھیں۔ جب وسط ایشیا سے آریہ وغیرہ اقوام نے اس ملک پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا۔ تو ان مفتوح اقوام کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیا۔ ان کے تمام پولیٹیکل حقوق سلب کر لئے گئے۔ یہانتک کہ ہر زرعی اور سکنی زمین میں بھی ان کے حقوق نہیں رہنے دئیے جن لوگوں نے اس غلامی کو قبول نہیں کیا۔ وہ بھاگ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے گئے.... (اخبار تیج دہلی ۱۳ اگست ۱۹۲۳ء)

(۲) "اسوقت ہندوستان میں ۶ کروڑ آدمی نیم غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پیشے چننے اور انکو اختیار کرنے میں خود مختار نہیں" (سوامی رامانند جی سنیاسی۔ اخبار تیج دہلی ۱۸ اگست ۱۹۲۵ء)

(۳) ہندو سوسائٹی اچھوتوں سے حیوانوں جیسا سلوک کرتی ہے۔ ایک بلی چوہا کھا کر رسوئی خانہ میں داخل ہو سکتی ہے۔ مگر اچھوتوں کے لئے رسوئی خانہ میں قدم رکھنے سے وہ ناپاک سمجھا جاتا ہے۔" (ملاپ ۹ مئی ۱۹۲۵ء)

(۴) جو ڈشٹ ہم لوگوں سے مخالفت کرتا ہے یا جس ڈشٹ سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں تم اس بدکردار دشمن کو مختلف زنجیروں سے جکڑ دو۔ اور اس کو زنجیروں سے کبھی مت چھوڑو (یجروید ۲۵/۲۶)

(۵) "شودر کو دھرم اپدیش کرنا۔ صلاح و مشورہ دینا ناجائز ہے"

(منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک نمبر ۸۰)

(۶) "شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے۔ کیونکہ دولت حاصل کر کے وہ برہمن ہی کو تکلیف دے گا۔" (منوسمرتی ۱۰/۱۲۹)

(۷) "برہمن کو حق حاصل ہے کہ وہ شودر کی دولت زبردستی اس سے چھین لے۔ کیونکہ وہ دولت شودر کی ملکیت نہیں ہے۔"

(منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۴۲۵)

دوسرے مذاہب والوں پر جبر کی تعلیم

(۱) "جو دیدوں کو اور ویدوں کے مطابق گرنتھوں کو نہیں مانتا۔ اور ان کے برخلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ ایسے دہریہ کو ذات برادری اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے" (ستیارتھ پرکاش تیسرا ایڈیشن سمولاس ۱۰ صفحہ ۵۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ویدک دھرم کی جنگ کے متعلق تعلیم کا اندازہ ہو سکتا ہے اس تعلیم کے ہوتے ہوئے آریہ پنڈت کس طرح اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں اور کیوں پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں نکالتے

عیسائی مذہب کی تعلیم جنگ کے متعلق

عیسائی بائیبل کو الہامی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اور خود حضرت مسیح کہتے ہیں کہ میں تورات کا ایک شوشہ بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ میں تو اسے پورا کرنے آیا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ انجیل میں معاشرتی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور سیاسی امور کی وضاحت نہیں کی گئی۔ عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کے لئے تورات یعنی عہد عتیق لائحہ عمل ہے۔ اسی پر ان کے تمام امور کی بنیاد ہے۔ لہذا ذیل میں عہد عتیق سے جنگ کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے بتایا جاتا ہے۔ کہ مفتوح اقوام سے کیا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ تا اسلامی جنگی تعلیم کی برتری معلوم ہو سکے۔ اور پتہ لگ جائے کہ عیسائی محض تعصب کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔

مخالفین مذہب پر جبر

(۱) "جو کوئی فقط خداوند کے سوا کسی معبود کے لئے قربانی کرے۔ وہ عذاب سے مار ڈالا جائے" (خروج ۲۲/۲۰)

(۲) "جس شہر کے لوگ غیر معبودوں کی پرستش کرنے والے ہوں۔ تو تو اس شہر کے باشندوں کو تلوار کی دھار سے ضرور قتل کرے گا۔ اور اسے اور سب کچھ جو اس شہر میں۔ اور وہاں کے مواشی کو تلوار کی دھار سے نیست و نابود کریگا۔ اور اس کی ساری لوٹ کو وہاں کے کوچے کے بیچ و بیچ اکٹھا کرے گا۔ اور اس شہر کو اور وہیں کی لوٹ کو خداوند اپنے خدا کے لئے آگ سے جلا دے گا۔ اور وہ ہمیشہ کو ایک ٹیلہ ہوگا۔ پھر بنایا نہ جائے گا۔"

(استثنا ۱۳/۱۶)

(۳) "لیکن ان قوموں کو شہروں میں جنہیں خداوند تیرا خدا تیری میراث کر دیتا ہے۔ کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے۔ جیتا نہ چھوڑیو۔ بلکہ تو ان کو حرم کیجیو" (استثنا ۲۰/۱۶)

(۴) "خداوند نے اسرائیل کی آواز سنی۔ اور کنعانیوں کو گرفتار کر دیا۔ اور انہوں نے انہیں اور ان کی بستیوں کو حرم کر دیا" (گنتی ۲۱/۳)

(۵) "تب اس یشوع نے تمام لوگوں کو جو شہر میں تھے کیا مرد کیا عورت۔ کیا جوان کیا بوڑھا۔ کیا بیل کیا بھیڑ۔ اور گدھا سب کو ایک لخت ہلاک کیا۔ نہ تیغ کیا۔ حرم کیا"

(یشوع ۶/۲۱)

بنی اسرائیل کا جنگی قانون

"مجرموں کو قتل اور پتھراؤ کرنا"

(یشوع ۷/۲۵ و ۸/۲۴-۲۹ و ۱۰/۱۸ قضاۃ ۲۰/۲۱ و ۵/۲۴)

(۲) "پھر انہوں نے اس شہر کو اس سب سمیت جو اس میں تھا پھونک دیا" (یشوع ۶/۲۴)

(۳) "سو اب تو جا۔ اور عمالیق کو مار۔ اور سب جو کچھ کہ ان کا ہے یک لخت حرم کر۔ اور ان پر رحم مت کر۔ بلکہ مرد اور عورت۔ ننھے بچے اور شیرخوار اور بیل بھیڑ اور اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر" (۱۔ سموئیل ۱۵/۳)

صلح کرنے کی ممانعت

(۱) "جب خداوند تیرا خدا ان قوموں کو تیرے حوالے کرے۔ انہیں مار لیو۔ حرم کیجیو۔ ان سے عہد نہ کر لیو۔ ان پر رحم نہ کریو" (استثنا ۷/۲۰)

اس مختصر بیان سے واضح ہے۔ کہ مخالفین مذہب کے ساتھ انبیاء بنی اسرائیل کیا کیا سلوک روا رکھتے تھے۔ اور کس قسم کا جور و ظلم کرتے تھے۔ ان کے شہروں کو مسمار کرتے باغوں اور ہرے بھرے درختوں کو جلا دیتے۔ عام لوگوں کو قتل کر دیتے۔ آروں اور کلہاڑوں سے چروا دیتے تھے نہ بچوں کا خیال۔ نہ عورتوں کی عزت کا پاس۔ نہ بوڑھوں پر رحم۔ نہ کسی اور جاندار پر نظر ترحم کرتے تھے۔ بلکہ اندھا دھند جو بھی آگے آتا اسے چکنا چور کر دیتے تھے۔

عہد نامہ جدید کی تعلیم

عیسائی صاحبان یہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ یہ تو عہد عتیق کی تعلیم ہے۔ عہد جدید سے اگر کوئی ایسی سخت تعلیم پیش کی جائے۔ اگرچہ یہ خام عذر ہے۔ تاہم ایک دو حوالے عہد نامہ جدید سے بھی ان کی تسلی کے لئے درج کئے جاتے ہیں

الف حضرت مسیح صرف تین سال تک دعویٰ نبوت کے بعد ان کے خیال کے مطابق زندہ رہے۔ آپ ایک درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کو کوئی شان و شوکت حاصل نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ یہود نے پکڑ کر آپ کو صلیب دے دیا۔ ایسی صورت میں حضرت مسیح کا کوئی خاص عملی نمونہ پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر چونکہ اس تین سال کے عرصہ میں وہ بعض ایسی باتیں بیان کر گئے۔ جن سے اس امر پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے۔ کہ اگر انہیں حکومت حاصل ہو جاتی۔ تو وہ مخالفین کے ساتھ کیا سلوک کرتے۔ اور اپنی آئندہ بعثت تک اسے اٹھا نہ رکھتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "جب میں آؤں گا۔ دنیا کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی۔" (متی ۲۴/۳۰)

(۲) "ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آوے گا۔ تب ہر ایک کو اس کے کام کے موافق سزا دیگا۔" (متی ۱۶/۲۷)

ان دونوں حوالوں سے صاف ثابت ہے کہ اگر یسوع مسیح کو دنیا میں حکومت مل جاتی تو وہ بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں پر بجائے آپ کی نرم تعلیم کے اثر کے اس تعلیم کا اثر ہے۔ اور جب سے عیسائیوں کو حکومت ملی ہے۔ انہوں نے ہر طرح کے ظلم کو مخالفین کے لئے جائز قرار دیا ہے۔ پس پادریوں کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ اسلام پر جو اعتراض

کوئی احمدی کسی سٹرائک۔ بدامنی اور قانون شکنی میں حصہ نہ لے

آجکل ملک کے مختلف حصوں میں سٹرائک۔ بدامنی اور فسادات کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اور گورنمنٹ کے خلاف عدم تعاون کے مظاہرات کئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کو ان حالات میں چاہیئے کہ وہ کسی قسم کی سٹرائک۔ بدامنی اور قانون شکنی میں حصہ نہ لیں۔ اور نہ صرف خود با امن رہیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی فسادات میں حصہ لینے سے جہانتک ممکن ہو سکے روکیں۔ اور اپنے حقوق امن کے ساتھ قانون کے اندر رہ کر حاصل کرنے کے لئے تلقین کریں۔ اسلام کا بنیادی اصول امن میں رہنا اور دوسروں کو امن دینا ہے جس کو کسی سچے مسلمان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ناظر امور عامہ

تقرر قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری عبدالواحد صاحب امیر جماعت احمدیہ کشمیر کی رخصت کے اختتام تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میر عبدالرحمن صاحب رینج آفیسر کو ان کا قائمقام منظور فرمایا ہے۔ چوہدری صاحب وسط اپریل تک رخصت پر رہیں گے۔ ناظر اعلیٰ

مولوی ثناءاللہ صاحب کے اعتراض کی زد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں کہ "ہمارے مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ مجھ پر کوئی اعتراض ایسا نہ کرو جو پہلے نبیوں پر وارد ہوتا ہو بے شک ہم ایسا اعتراض نہیں کرتے اور نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں" (اہلحدیث ۴ جنوری ۱۹۴۶ء)

ناظرین مولوی صاحب کے اس اقرار کو پیش نظر رکھیں۔ اور پھر ان کا مندرجہ ذیل اعتراض جو بار بار دہرا کرتے رہتے ہیں۔ اور اب پھر کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھا ہے "مرزا صاحب قادیانی نے جو دعویٰ کیا تھا۔ اور اپنی بعثت کا انتہائی مقصد بتایا تھا۔ وہ پورا نہیں ہوا۔ اس لئے مرزا صاحب کو ہم کھلے لفظوں میں ناکام (فیل شدہ) سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بتایا تھا۔ کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ کفر مرتد جائیگا۔ اور مسلمان کامل متقی بن جائینگے نتیجہ جو نکلا اُس کا ذکر ہم پرچہ مذکورہ (اہلحدیث ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء میں کر چکے ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۵ جنوری ۱۹۴۶ء) گویا اب اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ اعتراض کسی پہلے نبی پر بھی وارد ہوتا ہے۔ تو بقول مولوی صاحب ان کا یہ اعتراض سراسر "ناجائز" ہوگا۔ اب ملاحظہ ہوں سطور ذیل

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ "اُسی خدا نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ چونکہ خدا اسکے مصلحت خود اس رسول کو بھیجا ہے۔ اس لئے وہ بحکمت ہی اس کی مدد کرتا ہے۔ تاکہ اس نبی کو غیر اسلام سب مذاہب پر غالب کرے۔ تم دیکھ لوگے۔ کہ تمہارے سامنے جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں۔ سب اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ تم یقیناً جانو۔ ایسا ہی ہوگا۔" (تفسیر ثنائی جلد ۔ صفحہ ۱۲۵)

اب ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر مولوی صاحب بتائیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے جن کفار کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ کہ تم دیکھ لوگے۔ کہ تمام مذاہب کے سب کے سب لوگ بغیر کسی استثناء کے تمہارے دیکھتے دیکھتے اس رسول کے سامنے جھک جائیں گے۔ کیا وہ جھک گئے۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی تھی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمام غیر مذاہب کے پیروؤں نے اپنا اپنا مذہب ترک کرکے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یا بدرجہ تنزل مفتوح ہی سب کے سب ہوگئے تھے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں تمام ادیان کے پیروؤں کا اسلام قبول کر لینا یا مفتوح ہو جانا تو الگ رہا۔ اس زمانہ میں بھی ایسا نہ ہوا تھا۔ جس کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "مسلمانوں کی ترقی کا اصل زمانہ" تھا یعنی :۔

"مسلمانوں کی ترقی کا اصل زمانہ تیسری صدی ہجری سے شروع ہوکر چھٹی پر ختم ہوتا ہے" (اہلحدیث ۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

اندریں حالات کیا اس پیشگوئی پر بھی وہی اعتراض نہیں پڑتا۔ جو مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا کرتے ہیں۔

(۲) چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب "اہلحدیث" کہلاتے ہیں۔ لہذا ان کے سامنے ایک حدیث بھی پیش کی جاتی ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے۔ کہ ان کا یہ اعتراض واقعی ناجائز ہے۔ حدیث صحیح میں مرقوم ہے کہ :۔

ولن یقبضہ اللّٰہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ ویفتح بہا اعینا عمیا واٰذانا صما وقلوبا غلفا

یعنی اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو ہرگز وفات نہ دے گا۔ جب تک وہ آپکے ذریعہ مذہبی کجی کو دور نہ کردے۔ اور تمام لوگ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ نہ پڑھ لیں۔ اور آپ کے ذریعہ اندھوں کو بینا نہ کردے۔ اور بہروں کو کان نہ دیدے اور جن کے دل غلافوں میں ہیں ان کو عقل نہ دیدے :۔

مولوی صاحب بتائیں کیا اس پیشگوئی کے بموجب آنحضرت صلعم کی زندگی میں ہی تمام مذاہب کے لوگوں کو سیدھا راستہ مل گیا تھا۔ اور سب روئے زمین کے لوگوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا تھا؟ اگر نہیں۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مولوی صاحب کی طرف سے یہ زد نہیں پڑتی کہ۔ "ہم کھلے لفظوں میں ناکام (فیل شدہ) سمجھتے ہیں" نعوذ باللہ

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ کراچی)

تحقیق الروایات

حضرت ابن عباسؓ پر ایک غلط الزام اور اُس کی تردید!

یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک کے استدلال میں جب غیر احمدی مولوی منہ کی کھاتے ہیں۔ تو کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اس آیت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ اور حوالہ دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا۔ جن کا مذہب بخاری کی رو سے وفات عیسیٰ ثابت ہے؟

اہلحدیثوں کے مناظر عبداللہ صاحب معمار نے اپنی پاکٹ بک میں لکھا ہے "حضرت ابن عباسؓ بھی متوفیک کے معنی موت کرتے تھے۔ مذہب انکا یہ تھا۔ کہ:۔ عن الضحاک عن ابن عباس فی قولہ انی متوفیک الآیۃ رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان" (الدر المنثور)

یعنی اے عیسیٰ! میں تجھے آسمان پر زندہ اٹھانے والا ہوں۔ آخری زمانہ میں وفات دوں گا۔ ... حاصل یہ کہ حضرت ابن عباس اس جگہ تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں"۔ (محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۵۹۹)

درمنثور کی جس روایت کا اہلحدیث کے معمار صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ اُس کا دار ومدار فقط عن الضحاک عن ابن عباسؓ پر ہے۔ لیکن محدثین کے نزدیک ضحاک کا کیا رتبہ تھا۔ وہ ذیل میں ملاحظہ کیجئے

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :۔

الضحاک بن مزاحم الہلالی روی عن ابن عباس لم یثبت لہ سماع من احد من الصحابۃ... قال ابو قتیبۃ عن شعبۃ قلت لمشاش الضحاک سمع من ابن عباس قال مارآہ قط وقال سلم بن قتیبۃ ابو داؤد عن شعبۃ حدثنی عبد الملک بن میسرۃ قال الضحاک لم یلق ابن عباس انما لقی سعید بن جبیر بالری فاخذ عنہ التفسیر...... عبد الملک قلت للضحاک سمعت من ابن عباس قال لا قلت فہذا الذی تحدثہ عمن اخذتہ قال عن ذا وعن ذا وقال ابن المدینی عن یحیی بن سعید کان شعبۃ لا یحدث عن الضحاک بن مزاحم کان ینکران یکون لقی ابن عباس قط و قال علی عن یحیی بن سعید کان الضحاک عندنا ضعیفا... ذکرہ ابن حبان وقال لقی جماعۃ من التابعین و لم یشافہ احدا من الصحابۃ ومن زعم انہ لقی ابن عباس فقد وہم وکان معلم کتاب وروایۃ ابی اسحاق عن الضحاک قلت لابن عباس وہم من شریک وقال ابن عدی عرف بالتفسیر واما روایتہ عن ابن عباس وابی ہریرۃ وجمیع من روی عنہ ففی ذالک کلہ نظر" (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۵۳ و ۴۵۴)

یعنی کسی صحابی سے اُس کا کوئی بات سننا ثابت نہیں۔ قتیبہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے مشاش سے پوچھا کہ کیا ضحاک نے ابن عباس سے کچھ سنا ہے اسے جواب دیا کہ اُسنے تو ابن عباس کو دیکھا ہی نہیں! سلم بن قتیبہ نے کہا ہے ابوداؤد شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میرے پاس عبدالملک نے بیان کیا۔ کہ ضحاک ابن عباس کو نہیں ملا۔ ہاں وہ سعید بن جبیر سے رے کے مقام پر ملا ہے۔ اور ان سے اس نے تفسیر لی ہے عبدالملک بیان کرتے ہیں۔ میں نے ضحاک سے پوچھا۔ کہ تو نے ابن عباس سے کچھ سنا ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر تو اُن سے جو روایتیں بیان کرتا ہے۔ وہ کس سے لی ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ کوئی کسی سے اور کوئی کسی سے شعبہ نے ضحاک بن مزاحم سے روایت نہیں لی۔ کیونکہ وہ اس کا ابن عباس سے ملنا نہیں مانتے تھے۔ علی یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ضحاک ہمارے نزدیک ضعیف آدمی تھا۔ ابن حبان نے اُس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ وہ تابعین کی ایک جماعت کو ملا ہے۔ لیکن اُس نے کسی صحابی سے بالمشافہ گفتگو نہیں کی۔ جو یہ گمان کرتا ہے۔ کہ وہ ابن عباسؓ سے ملا ہے۔ وہ وہم میں مبتلا ہے۔ اور ابی اسحاق نے ضحاک سے ابن عباس کی جو روایات لی ہیں۔ وہ صرف شریک کا وہم ہے (یعنی ان میں اصلیت کچھ نہیں) ابن عدی نے کہا ہے

کہ وہ یعنی ضحاک صرف تفسیر سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اسکی تمام روایات اور خصوصاً جو ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی سے مروی ہیں۔ ان سب میں نظر کی گئی ہے۔

ضحاک کے متعلق یہی بیان علامہ ذہبی کا ہے۔ دیکھو میزان الاعتدال) عن الضحاک عن ابن عباس کے سلسلہ میں صاحب تفسیر فتح البیان لکھتے ہیں:۔

وطریق الضحاک عنه منقطعة فانه لم یلقه (مقدمہ تفسیر فتح البیان) کہ ضحاک کا طریق منقطع ہے۔ کیونکہ وہ ابن عباس کو نہیں ملا۔

یہ ہے وہ راوی جس کی غلط اور بے سروپا روایت کی بناء پر غیر احمدی قرآن مجید کی صریح اور واضح آیت کو الٹ پلٹ کرتے ہیں۔ اور اسی الٹ پلٹ کا الزام نہایت صفائی سے حضرت ابن عباس رضی کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ حالانکہ راوی کے اپنے اقبالی بیان اور محدثین کی تصریحات کی روشنی میں ضحاک کا حضرت ابن عباس رضی سے روایت لینا تو کجا ملنا بھی ثابت نہیں۔ پس یہ کہنا کہ حضرت ابن عباس انی متوفیک ورافعک والی آیت میں الٹ پلٹ کے قائل تھے۔ ایک دیدہ دلیری اور غیر معمولی جسارت ہے۔ اور اس قسم کی جھوٹی روایات کا سہارا لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ پر بہتان باندھنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے۔ جس کے متعلق ہم غیر احمدی مولویوں سے کہتے ہیں۔ کہ وہ یونہی صحابہ کرام رضی پر الزام عائد نہ کر دیا کریں۔ (قمر اجالوی گنج مغلپورہ)

احباب کی آگاہی کیلئے ضروری اعلان

بعض دوست ناواقفیت یا عدم احساس کی بناء پر اخبار الفضل کے پرچے ردی میں فروخت کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اخبار الفضل عام سیاسی اخباروں کی طرح نہیں بلکہ اسکے اوراق میں مقدس مذہبی مضامین ہوتے ہیں۔ جن میں جابجا آیات قرآنیہ۔ احادیث نبوی اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے کرام درج ہوتے ہیں۔ جن کا ردی میں فروخت ہونا سخت قابل اعتراض ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ سے احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ الفضل کے پرچوں ایسے ہی دیگر کتب دینیہ کی پوری حفاظت سے رکھیں۔ اور اس کا ایک ورق بھی ردی میں نہ جانے دیں۔ اور اس امر میں نہ صرف خود پابندی اختیار کریں۔ بلکہ دوسرے احباب کو بھی اگر ان میں سے کسی سے کوتاہی سرزد ہو۔ تو اس کی طرف توجہ دلائیں۔ ایسا ہی دیگر کتب دینیہ کے متعلق بھی اسی پابندی کو اختیار کیا جائے۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام

خدا تعالیٰ اور انسان کے کلام میں امتیاز

آریہ سماج کا دعویٰ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا الہام ابتدائے دنیا میں اگنی۔ وایو۔ ادتیہ۔ انگرا پر ہوا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے برعکس دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سے انسان اس دنیا میں ایسے گزرے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ کا دعویٰ تھا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچا دی۔ کہ ان کا دعویٰ سچا اور برحق تھا۔ چنانچہ مختلف قوموں میں جو انبیاء مبعوث ہوئے۔ ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کلام اتارا گیا۔ وہ غیب کی خبروں پر مشتمل تھا۔ عقلاً وہ کلام انسان کا ہو سکتا ہے۔ یا خدا تعالیٰ کا۔ اور اس بات کے معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کلام کس کا ہے اس کے لئے ایک معیار ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر اس کلام میں غیب کی خبریں ہوں۔ اور وہ وقت پر پوری ہوں۔ تو یقیناً وہ کلام خدا تعالیٰ کا کلام ہوگا۔ کیونکہ آئندہ کی باتیں آریہ سماجیوں کے نزدیک بھی کسی انسان کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ پس جو کلام آئندہ کی خبروں پر مشتمل ہو۔ وہ ضرور خدا تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔ اس معیار کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے۔

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضیٰ من رسول (سورہ جن ع ۲)

کہ وہ خدا غیب کا جاننے والا ہے۔ پس نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر مگر جس کو پسند کرتا ہے رسولوں میں سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور چیلنج

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی دعویٰ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور غیب کی خبریں مجھ پر ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے تمام دنیا کے مذاہب کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تم مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھتے ہو۔ تو آؤ میرے پاس ایک سال ٹھہر کر خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات ملاحظہ کرو۔ اگر میں ایک سال تک کوئی نشان نہ دکھا سکا۔ تو میں جھوٹا ہوں گا۔

آریہ سماج میں کھلبلی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس چیلنج کے شائع ہونے پر آریہ سماج کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور بجائے اس کے کہ آریہ سماجی آپ کے اس دعویٰ پر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرتے۔ انہوں نے اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازیبا اور نہایت ہی دل آزار حملے شروع کر دیئے۔ اور خصوصیت کے ساتھ ان میں سے پنڈت لیکھرام پشاوری آگے بڑھا۔ جس نے نہایت ہی گندے حملے اسلام پر کئے۔

پنڈت لیکھرام کا اعلان

حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈروں کو دعوت مباہلہ دی۔ تو پنڈت لیکھرام نے ان کا قائم مقام بن کر یہ دعا شائع کی کہ

جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا یقین کرتا ہوں۔ لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمدؐ ہے۔ وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے۔ اور اسکی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔ .... اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ صادق کاذب کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور (منقول از خبط احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

پنڈت لیکھرام کی خصومت اور درشت کلامی کو دیکھ کر اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں توجہ فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حسب ذیل عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی۔

واضح ہو۔ کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی تھی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اسکی نسبت جب توجہ کی گئی۔ تو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ عجل جسد له خوار۔ له نصب و عذاب۔ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ ....

خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بد زبانیوں کی سزا میں ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہو۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اسکی روح سے میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا۔ تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں۔ کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ ....

خاکسار مرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی

اس کے مقابل پنڈت لیکھرام نے اپنے گورو پنڈت دیانند کے اصل کو بالکل چھوڑتے ہوئے کہ الہام الٰہی اگنی۔ وایو۔ ادتیہ۔ انگرا کے بعد کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ ملہم ہونے کا دعوہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل حسب ذیل پیشگوئی شائع کی۔

یہ شخص (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی) خلاف ہے۔ کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس احقر کو صفائی قلب اور نیک نیتی کے سبب کبھی کبھی اوم تعالیٰ کی بارگاہ میں روحانی دخل ہوتا ہے۔ کسی وقت اور کسی مقرب یا خود اللہ تعالیٰ سے آپ کا (حضرت مرزا صاحب کا راقم) ذکر نہیں سنا۔ آج مبارک دن پھاگن سدی ایکادشی سمت ۱۹۴۹ بکرمی کو جو صفائی وقت میسر ہو کر پھر گذر ہوا۔ تو آپ کی تصدیق

کلام کے لئے بارگاہ باری تعالیٰ میں جو عرض کرنا چاہا۔ تو ابھی غلام احمد ہی میری زبان پر گذرا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت جلدی سے فرمایا۔ وہ شخص تو روز ازل میں مکار۔ غدار۔ مفتری پیدا کیا گیا۔ (نعوذ باللہ من ہذا الخرافات نقل کفر کفر نباشد) اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے ہی اور بھی پیدا ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ کہ بار خدایا۔ ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا۔ جو بندگان ایزدی کو گمراہ کرتا ہے فرمایا۔ ابھی اس کے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے۔ تین سال میں سزا دی جائے گی "

(تکذیب براہین احمدیہ جلد دوئم)

پھر لکھا۔ " آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی ...... خدا کہتا ہے کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا "

(تکذیب براہین احمدیہ)

خدائی فیصلہ

ناظرین کرام آپ نے دونوں طرف کی پیشگوئیاں ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر چھ سال کے عرصہ تک پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔ اور پنڈت لیکھرام نے اس کے مقابل آپ کی سزا کے لئے تین سال کا عرصہ الہام الٰہی کے مطابق تجویز کیا۔ اب دیکھیں خدا تعالیٰ نے کس کا ساتھ دیا۔ اور کس کو تباہ و برباد کیا۔ کس کی صداقت کا علم دنیا میں بلند کیا اور کسے جھوٹا قرار دیا۔ لیکھرام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کس طرح واضح رنگ میں پوری ہوئی۔ وہ میں اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریہ سماجیوں کے قلم سے پیش کرتا ہوں۔

پنڈت دیو پرکاش جی پنڈت لیکھرام کے واقعات آریہ گزٹ وغیرہ اخبارات سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۱۳ فروری یا ۱۴ فروری ۱۸۹۷ء کو ایک شخص لاکھ نسراج جی کے پاس گیا۔ پھر دوسرے روز دیانند کالج ہال میں دکھائی دیا۔ وہ پنڈت لیکھرام جی کو تلاش کرتا تھا۔ پھر پنڈت جی کو ملا۔ اس نے ظاہر کیا کہ وہ پہلے ہندو تھا۔ عرصہ دو سال سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اب پھر اپنے اصلی دھرم میں واپس آنا چاہتا ہے ......

وہ پنڈت جی کے ساتھ سایہ کی طرح رہنے لگا۔ کھانا بھی عام طور سے پنڈت جی کے گھر ہی کھایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ پنڈت جی یکم مارچ کو ملتان تشریف لے گئے۔ ۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ (حضور کا الہام دبشنی فی بقی دقال مبشر استعرف یوم العید والعید اقرب۔ کہ میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو خوشی کا دن عید کے قریب دیکھے گا کی طرف اشارہ ہے) قاتل نے اس دن پنڈت جی کے گھر ریلوے اسٹیشن آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں ۱۸ یا ۱۹ چکر لگائے۔ مگر پنڈت جی ۵ مارچ کو ملتان سے نہ آسکے۔ اس سے اس ظالم کا ارادہ پنڈت جی کو عید کے دن شہید کرنے کا تھا۔

۶ مارچ کو صبح ہی پنڈت جی کے مکان پر پہنچا۔ اور بعد ازاں پرتی ندھی سبھا کے دفتر سے ہوتا ہوا ریلوے اسٹیشن پر گیا۔ اس روز پنڈت جی ملتان سے تشریف لے آئے۔ قاتل خلاف معمول کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔ اور بار بار تھوکتا تھا۔ اور کانپ رہا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر پنڈت جی نے سوال کیا۔ کہ کیا بخار ہے۔ اس نے کہا ہاں ساتھ کچھ درد بھی ہے۔ تب پنڈت جی اسے ڈاکٹر لشن داس کے پاس لے گئے ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ اسے بخار وغیرہ تو کچھ نہیں۔ لیکن خون میں کچھ جوش ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پلستر لگانے کو کہا۔ مگر اس مکار نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ کوئی پینے کی دوائی دیجئے۔ تب پنڈت جی نے ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے اسے شربت پلایا۔ اس کے بعد پنڈت جی نے کچھ کپڑا خریدا۔ اور گھر کو چلے آئے۔ اور وہ ظالم بھی ساتھ ہی تھا۔ جس مکان میں پنڈت جی کام کرتے تھے وہ گلی وچھو والی لاہور میں واقع ہے اور اس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ زینہ چڑھتے ہی چھت پر اس کے ساتھ لگا ہوا ایک برآمدہ ہے۔ اس میں پنڈت جی کام کیا کرتے تھے۔ دو طرف دیوار۔ ایک طرف اندرونی کمرہ کا دروازہ۔ جس میں ان کی ماتا اور دھرم پتنی بیٹھی تھیں۔ اور کواڑ بند تھا۔ چوتھی طرف بالکل کھلی ہوئی تھی۔ پنڈت جی چارپائی پر جا بیٹھے۔ اور رشی دیانند کے جیون چرتر (سوانح عمری) کے کاغذات مکمل اور مرتب کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اور سفاک بھی بائیں طرف بیٹھ گیا ....

عین اس وقت جبکہ پنڈت جی نے مہرشی کے جیون کے اس آخری حصہ کو جس وقت کہ انہوں نے اپنی زندگی کو دید کے دھرم کے راستہ میں قربان کیا۔ اور کہا کہ ایشور تیری اچھا (خواہش) پورن (پوری) ہو۔ ختم کیا اور تھکاوٹ کے سبب اٹھ کر ۷ بجے شام کے وقت انگڑائی لی۔ اس وقت اس ظالم نے جو صبح سے موقع کی گھات میں تھا فوراً اٹھ کر پنڈت جی کے پہلو میں چھرا گھونپ دیا۔ جس سے انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ پنڈت جی نے ایک ہاتھ سے انتڑیوں کو تھاما۔ اور ایک سے چھری چھین لی۔ تب پنڈت جی کی ماتا اور دھرم پتنی اس کی طرف دوڑیں۔ اس وقت اس بے رحم ظالم نے پنڈت جی کی بوڑھی ماتا کو بیلنا اس زور سے مارا۔ کہ وہ اچانک چوٹ لگنے کے سبب بے ہوش ہو کر گر گئیں۔ اور وہ بے ایمان قاتل فرار ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد لوگ جمع ہو گئے اور پنڈت جی کو ہسپتال میں لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے زخموں کا ملاحظہ کیا۔ اور سینے میں مصروف رہے۔ اور کہا کہ اگر صبح تک بچ گئے تو امید وابستہ ہے ورنہ نہیں۔ پنڈت جی جب تک ہسپتال میں جیتے رہے وید منتروں کا پاٹھ کرتے رہے۔ اور آخر ایک بجے رات کے اپنی آخری وصیت کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو کر کے آپ کی پاک روح تنفس فانی سے عالم جاودانی (کسی اور جون میں گئے ہوں گے) کی طرف پرواز کر گئی " (دافع الاوہام مصنفہ دیو پرکاش ص ۱۸)

اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت

مندرجہ بالا تحریر کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ اسلام کا خدا آج بھی کلام کرتا ہے۔ جس طرح کہ پہلے کیا کرتا تھا۔ اور آج بھی اسلام میں ایسے وجود پائے جاتے ہیں۔ جن پر غیب کی خبریں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہیں۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شہادت سے آریہ سماج کے اس معیار کی تردید کر دی۔ کہ خدا تعالیٰ صرف ابتدائے دنیا میں کلام کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صرف ابتدائے دنیا میں کلام کرتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قدر عظیم الشان غیب کی خبر کا اظہار کیوں ہوا۔ پس آریہ سماجی اگر تعصب سے بالا ہو کر غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور آج بھی نشانات اور معجزات کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت مہیا کر رہا ہے۔ مگر وہ خدا جس کو آریہ سماج کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے پیش کیا۔ اس کی زندگی کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں۔ کیونکہ جو کچھ اس نے کہا۔ اس کا ایک لفظ بھی پورا نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بعد پورے بارہ ۱۲ سال تک زندہ رہے اور آپ کی ذریت جس کے منقطع ہونے کی پیشگوئی پنڈت لیکھرام نے کی تھی دنیا میں موجود ہے۔ اور روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

بشیر احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۱۱۲ :۔ منکہ محمد رمضان ولد عظیم الدین قوم ملا۔ حصہ جات ہیرا جیت پیشہ دستکاری عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن تندیلہ ڈاکخانہ داخانہ وال ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۴۴ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان قیمتی ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس

کا دیر داز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ۲۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد رمضان احمدی موصی بقلم خود
گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:- طفیل محمد خان پسر موصی

نمبر ۹۲۵۰:- منکہ جلال الدین ولد مولا بخش صاحب قوم گھمار پیشہ تجارت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن محلہ دارالرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک کنال زمین جو کہ باپ بیٹے کی اکٹھی ہے۔ جس میں پختہ چار کمرے ہیں۔ جو کہ جنوب کی طرف گیانی عباداللہ صاحب کے مکان سے ہے۔ مشرق میں محمد جمیل صاحب کا مکان ہے۔ مغرب کی طرف سفید زمین ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ مزدوری پر ہے۔ جو کہ ماہوار اوسطاً ایک روپیہ ہوتی ہے۔ اس کا چندہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:- نشان انگوٹھا جلال الدین
گواہ شد:- بشیر احمد پسر جلال الدین۔
گواہ شد:- مولا بخش والد حقیقی۔

نمبر ۹۲۵۱:- منکہ جمیلہ خانم زوجہ ڈاکٹر قریشی محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نصرت آباد سٹیٹ ڈاکخانہ نفضل بھمبھرو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا مہر ۵۰۰/- روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ ۵۰۰/- روپیہ کے زیورات ہیں۔ میں کل رقم ۴۲

طبیہ عجائب گھر کا ایک خاص الخاص مرکب
سونے کی گولیاں جس کے اجزا
کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ سونٹھی وغیرہ بیش قیمت اجزا کا سائنٹیفک مرکب۔ جو زائل شدہ قوتوں کو بحال کر کے جسم کو مضبوط بناتا ہے۔ بلکہ دیا میں بھی یہ گولیاں یکساں طور پر مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ایک روپیہ کی پانچ گولیاں

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

کحل الجواہر
یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمتی اجزا سے تیار ہونے کے باوجود قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ جس سے صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانا مد نظر ہے۔ ایکبار آپ بھی منگوا کر استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر اپنے دیگر احباب سے ذکر کریں۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت ۳ ماشہ دو روپیہ

حکیم عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم محلہ الفضل دارالفضل قادیان

بہت ہی قابل قدر چیز ہے
مکرم سید حسین صاحب وکیل بنگو سرائے سے لکھتے ہیں۔
"میں آپکا پرانا خریدار ہوں۔ آپکا موتی سرمہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔ دو تولہ بہت جلد بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں"۔ دنیا مان چکی ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

مرہم عیسیٰ
بزرگ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مجرب ہے۔ چھوڑے پھنسی۔ گنج۔ خارش۔ رسنا۔ بواسیر۔ ناسور۔ کاربنکل۔ خنازیر۔ طاعون گلٹیوں اور خبیث زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریاں۔ سرطان رحم۔ قروح رحم۔ شقاق رحم وغیرہ کیلئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ بڑا سائز ۱/۴ کلاں للعہ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم قادیان سے طلب کرو

اکسیر اٹھرا
یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے خاص تصرف الٰہی کے ماتحت رقم فرمایا۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے لاثانی دوا ہے۔

حال میں تازہ تیار کی گئی ہے۔ پہلے قیمت سوا روپیہ تولہ تھی۔ مگر اب حساب کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس سے زیادہ اس پر لاگت آتی ہے۔ اس لئے ایک روپیہ چھ آنہ تولہ قیمت کر دی گئی ہے۔ پوری خوراک ۱۱ تولہ قیمت ۱۳ روپے علاوہ محصول ڈاک اجزاء نہایت خالص اور عمدہ ہیں۔ احباب جلد منگوالیں۔ ایسا نہ ہو کہ سٹاک ختم ہو جائے۔

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

دنیا کے تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ
صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے۔ کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے اور منہ کو بدبو اور خرابی سے محفوظ رکھا جائے۔ اگر آپ کو صحت و تندرستی کا خیال ہے۔ تو طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ کا منجن **لاجواب** استعمال کیجئے۔ اس منجن کا استعمال مریض اور تندرست دونوں کیلئے مفید ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آپ کو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھیگا۔ برش مسواک یا انگلی سے استعمال کیجئے۔ آپکے دانت موتیوں کی طرح سفید چمکدار ہو جائیں گے یہ منجن قیمتی اور کمیاب اجزا کا مرکب ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان دارالامان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی فضل الٰہی سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔

(قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے)

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

انگریزی تبلیغی لٹریچر
اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۔۔۔ ۱-۲-۰
ہمارے امام کی بنیادی باتیں ۔۔۔ ۱-۰-۰
نماز مترجم باتصویر ۔۔۔ ۰-۴-۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر کارنامے ۔۔۔ ۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب ۔۔۔ ۰-۴-۰
آسمانی پیغام ۔۔۔ ۰-۴-۰
پیغام صلح و دیگر مضامین ۔۔۔ ۰-۴-۰
دونو جہان میں فلاح پانیکی راہ ۔۔۔ ۰-۴-۰
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ ۔۔۔ ۰-۴-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ کے انعامات ۔۔۔ ۰-۲-۰
۴-۰-۰

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ پانچ روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح
مورخہ ۲۹/۱۲ کو میرے چھوٹے بھائی سید محمد مشتاق صاحب ہاشمی کلانوری کا نکاح عزیزہ صفیہ شمیم بنت میاں عبدالرشید صاحب ریٹائرڈ چیف میکینکل ڈرافٹسمین لاہوری حال بورڈ امرتسر کے ساتھ بعوض ۲۰۰۰/- روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں بعد نماز فجر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین اور احمدیت کیلئے مبارک کرے آمین

خاکسار سید محمد صدیق ہاشمی کلانوری محاسب جماعت احمدیہ فیروز پور شہر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بغداد ۲ مارچ۔ تمام برطانوی دستے ایران کو خالی کر چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲ مارچ وائسرائے نے حکم دیا ہے۔ کہ جاسکے سوا ہندوستان سے کسی قسم کی اشیائے خوردنی باہر نہ بھیجی جائیں۔

پشاور ۲ مارچ۔ سر جارج کننگھم سابق گورنر سرحد اور لیڈی کننگھم آج صبح راولپنڈی روانہ ہوگئے۔ سٹیشن پر ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم مسز خان صاحب اور دیگر افسران نے آپ کو الوداع کہا۔ آپ انگلستان روانہ ہونے سے پہلے کمانڈر صوبہ سرحد کے مہمان رہیں گے۔

طہران ۲ مارچ۔ آج پہلی دفعہ ایران کے دارالحکومت میں کوئی غیر ملکی سپاہی نظر نہیں آتا۔ کل ماسکو ریڈیو سے نشر کیا گیا تھا۔ کہ روسی فوجیں ایران کے بعض علاقوں کو کل سے خالی کرنا شروع کر دیں گی۔

پٹنہ ۲ مارچ۔ وسط ستمبر سے شمالی بہار کے ضلع سارن میں ایک ہزار پچاس سے زیادہ اشخاص طاعون کا شکار ہوئے۔ کل ۱۱۳۹ اشخاص طاعون میں مبتلا ہوئے۔

بغداد ۲ مارچ۔ عراق میں اخبارات سے پابندی ہٹالی گئی ہے۔ عراق کے نئے وزیر داخلہ مسٹر صالح کا یہ پہلا کارنامہ ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ کانگرس۔ پنتھک اکالی۔ اور یونینسٹ پارٹیوں کے رہنما آج سارا دن جو بات چیت کرتے رہے۔ اس سے یہ نمایاں ہو رہا ہے۔ کہ تینوں جماعتیں باہمی اتحاد سے ایک مخلوط (کولیشن) جماعت مرتب کر لیں گی۔ اسمبلی سے باہر ہر ایک پارٹی اپنا انفرادی طرز عمل برقرار رکھ سکے گی۔ اور اس کے باوجود اسمبلی کے اندر تینوں پارٹیاں آپس میں مدغم ہو کر ایک پارٹی کی حیثیت سے مصروف عمل رہیں گی۔ اس مخلوط پارٹی کا نام پروگریسو کولیشن پارٹی (ترقی پسند مخلوط جماعت) ہوگا۔

مدراس یکم مارچ۔ روزنامہ "ہندو" رقمطراز ہے۔ کہ برطانیہ میں مخلوط وزارت کا قیام ممکن نظر آرہا ہے۔ اس وزارت کے رئیس مسٹر ارنسٹ بیون ہوں گے۔ جو موجودہ حکومت میں وزیر خارجہ ہیں۔

ٹوکیو یکم مارچ۔ جاپانی کابینہ اور اتحادی ہیڈ کوارٹر اس امر میں متفق ہو گئے ہیں۔ کہ ان تمام جاپانیوں کو جو جنگ کے آٹھ سال کسی نہ کسی اہم عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ پبلک لائف اختیار کرنے سے حکماً روک دیا جائے۔ کوئی ڈیڑھ لاکھ جاپانی اس حکم کی زد میں آئیں گے۔

دمشق ۲ مارچ۔ شام کے طلباء اور نوجوانوں کی انجمنوں نے مصر کے مطالبہ آزادی کی حمایت میں مظاہروں کے لئے ۴ مارچ کا روز مقرر کیا ہے۔ اس روز یہ ظاہر کیا جائے گا۔ کہ شام متحدہ طور پر مصر کے ساتھ ہے۔

کلکتہ ۲ مارچ۔ بنگال کے مختلف کیمپوں سے ۱۲۹۷ افراد آزاد ہند فوج رہا کر دیئے گئے ہیں۔

پٹنہ ۲ مارچ۔ بہار اسمبلی کے انتخابات کے لئے پولنگ آج شروع ہو جائے گا۔ پولنگ سے پہلے ۵۶ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ باقی ۵۶ نشستوں کے لئے ۲۱۳ امیدوار ہیں۔ بلا مقابلہ کامیاب ہونے والوں میں ۴۹ کانگرسی ہیں ۲ مسلم لیگی باقی انڈی پنڈنٹ۔ پولنگ ۲۳ مارچ کو بند ہو جائے گا۔ ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی میں ووٹروں کی تعداد ۳۳ لاکھ ۶۰ ہزار ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ راشننگ کنٹرولر امرتسر نے مختلف اداروں کی ۳۳ فی صدی سے لیکر ۵۰ فی صدی تک کھانڈ کا کوٹا کم کر دیا ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ ۳ مارچ کو امرتسر کے دکانداروں جن کی تعداد چار ہزار کے قریب ہے ہڑتال کریں گے۔

کلکتہ ۲ مارچ ڈاک اور تار کے ملازم جو ہڑتال کرنے والے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے محکمہ ڈاک اور تار کے حکام تیاریوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پوسٹ ماسٹر جنرل بنگال اور آسام سرکل نے ایک سرکلر شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کافی تعداد میں عارضی ملازم بھرتی کئے جائیں گے۔

بمبئی ۳ مارچ۔ اب شہر میں بالکل امن ہے جہازی بدستور کام کر رہے ہیں۔ پہرہ دینے والی فوجیں واپس بلالی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۳ مارچ۔ ہندوستانی غذائی وفد کے کچھ ممبر واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ کل قائد وفد سر راما سوامی مدالیار نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ہمیں امید ہے۔ کہ کینیڈا اور امریکہ سے اناج مل جائے گا۔

لاہور ۲ مارچ۔ آج اکالی اسمبلی پارٹی کی ایک میٹنگ دو گھنٹہ تک ہوئی۔ جس میں وزارت کی تشکیل کے سلسلے میں اکالی پارٹی کے قطعی رویہ پر غور و خوض کیا گیا۔ میٹنگ میں آج کوئی فیصلہ نہ ہوا۔

لاہور ۲ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لاہور۔ امرتسر اور راولپنڈی کے راشن والے رقبوں میں چاول اور دھان کا راشن سسٹم جاری کر دیا گیا ہے۔ اس حکم پر فوراً عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔

بٹیویا ۲ مارچ۔ ڈچ حلقوں کی وساطت سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نے استعفا دیدیا ہے۔

دہلی ۲ مارچ۔ جنوب مشرقی ایشیا کی جاپانی کمان کے اعلےٰ افسر جنرل اتاگاکی نے جو ستویں ایریا آرمی کے کمانڈر تھے۔ خود کو اتحادیوں کے حوالہ کر دیا۔ جنرل موصوف نے اپریل ۱۹۴۵ء میں ملایا کی کمان سنبھالی تھی۔ اور ملایا۔ جاوا۔ سماٹرا انڈیمان۔ جزائر نکوبار اور سیام کے کچھ حصوں کو فتح کیا۔

لاہور ۲ مارچ۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۴ مارچ کو گورنمنٹ کالج کے تقسیم اسناد کے جلسے میں خطبہ دیں گے۔

لنڈن ۲ مارچ۔ امیر عبداللہ والئے شرق اردن نے جو اس وقت یہاں اپنے وزیر اعظم کے ساتھ مقیم ہیں بتایا۔ کہ میں لنڈن میں بڑی امیدیں لے کر آیا ہوں۔ اب تک جو مذاکرات ہوئے ہیں وہ حوصلہ افزا ہیں۔ وزیر اعظم ابراہیم پاشا ہاشم بھی پر امید ہیں

لنڈن ۲ مارچ۔ نیورمبرگ کے بڑے بڑے نازی ملزمان کے راشن میں تخفیف نہیں کی جائیگی یہ ملزمان جرمنی کے امریکی علاقے میں مقیم ہیں ان ملزمان کو کھانے کے لئے روٹی شوربہ اور بسکٹ دیئے جاتے ہیں۔ عیش پرستی کی کوئی چیز نہیں دی جاتی۔ یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں کہ جرمنی میں کس قدر سامان خوراک چھپا یا گیا ہے۔ البتہ اسلحہ کی تلاش گھر گھر کی تلاشی لی گئی تو غلے کے انبار بھی برآمد ہوئے۔

واشنگٹن ۲ مارچ۔ حکومت امریکہ کے وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ روس نے امریکہ سے دس ارب ڈالر قرض کی درخواست کی ہے حکومت امریکہ نے حکومت روس کو مطلع کیا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے ایک وفد امریکہ بھیجے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے علاوہ دیگر تمام ممالک کو جنوری ۱۹۴۶ء سے جون ۱۹۴۷ء تک ساڑھے تین ارب ڈالر قرض دیا جا سکتا ہے۔

کلکتہ ۲ مارچ۔ حکومت امریکہ ہندوستان میں خوراک کے متعلق تحقیق کر رہی ہے۔ اور یہ معلوم کرنا چاہتی ہے۔ کہ ہندوستان کو خطرہ قحط کے دفع کرنے کے لئے کس قدر بیرونی مدد درکار ہوگی۔ حکومت امریکہ کا ایک نمائندہ ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں سے اس مسئلہ پر گفت و شنید کر رہا ہے۔ اور اس امر کا یقین حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کہ امریکہ سے بھیجا ہوا غلہ چور بازار میں نہ چلا جائے۔

لاہور ۳ مارچ۔ لاہور میں وزارت بنانے کے لئے سیاسی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کانگرس اکالی اور یونینسٹ پارٹی میں جو میٹنگ ہونے والی تھی وہ ابھی تک نہیں ہوئی۔ آج شام کو پنتھک اکالی پارٹی کا جلسہ منعقد ہوا جس میں تازہ حالات پر غور کیا گیا۔ اکالی پارٹی یہ کہہ رہی ہے۔ کہ اگر کانگرس اکالی پارٹی کو سکھوں کا نمائندہ تسلیم کرے تو اس سے سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ اکالی پارٹی کے لیڈروں سردار کرتار سنگھ اور اجل سنگھ نے مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کی۔ اور ان کے سامنے بھی یہی مطالبہ پیش کیا۔ آج سردار بلدیو سنگھ نے ملک خضر حیات سے ملاقات کی۔

لاہور ۳ مارچ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ابھی اور دو روز تک یہاں قیام کریں گے۔ اور بدھ کو پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

سلہٹ ۳ مارچ۔ کل رات مسٹر جناح نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ ہمارے مسلمان یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو آزاد ہو جانا چاہیئے۔ مگر اس بات کے خلاف ہیں۔ کہ مسلمان انگریزوں کی غلامی سے نکل کر ہندوؤں کی غلامی میں آجائیں۔ اسی لئے پاکستان کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔

ٹراونکور ۳ مارچ۔ ٹراونکور حکومت نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ کچھ اخبارات نے غلط افواہیں پھیلا کر سخت گھبراہٹ کا اظہار کیا ہے۔ کہ ملک میں خوراک کی سخت قلت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ خوراک کی قلت ہے